7327 ـ الکحل پینے کی حرمت

سوال

اسلام میں الکحل پینا حرام کیوں ہے، چاہے قلیل مقدار ہی کیوں نہ ہو، اور اس موضوع کے متعلق قرآن مجید کیا کہتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

بلاشك و شبہ الکحل نشہ آور چیز ہے، اور اس مواد میں ایسی چیز پائی جاتی ہے جو عقل خراب کر دیتی ہے، اور حدیث شریف میں آیا ہے:

" ہر نشہ آور چیز خمر ہے، اور ہر خمر حرام ہے "

خمر عقل پر پرد ڈالنے والی چیز کو شراب و خمر کہا جاتا ہے.

چنانچہ اگر معاملہ ایسا ہی ہے تو پھر یہ حرام شمار ہوگی اور خمر کے معانی میں شامل ہو گی جو لذت یا تسلی کی بنا پر نوش کی جاتی ہے، اللہ تعالی نے اسے حرام کیا ہے، اور پھر اللہ تعالی نے اس کے متعلق بتایا ہے کہ یہ گناہ ہے:

فرمان باری تعالی ہے:

لوگ آپ سے شراب اور جوئے کا مسئلہ پوچھتے ہیں، آپ کہہ دیجئے ان دونوں میں بہت بڑا گناہ ہے اور لوگوں کو اس کا دنیاوی فائدہ بھی ہوتا ہے، لیکن ان کا گناہ اس کے نفع سے بہت زیادہ ہے .

اور جب گناہ موجود ہے، اور وہ بڑا اور زیادہ ہے تو پھر یہ حرام ہے، اور بلاشك یہ الکحل عقل اور جسم کے لیے بھی مضر اور نقصاندہ ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی نے ہر وہ چیز حرام کی ہے جو بدن اور عقل کے لیے نقصاندہ ہو، اور حواس خمسہ کو تباہ کرے، اور ہر وہ چیز جس میں انسان کو نقصان اور ضرر ہو اس کو کرنا جائز نہیں.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم اپنے آپ کو قتل مت کرو .

اور فرمان باری تعالی ہے:

اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکت میں مت ڈالو .

اور اس لیے بھی کہ یہ مال و دولت ضائع کرنے کا باعث ہے اور اس میں اسراف و فضول خرچی بھی ہے، چنانچہ یہ درج ذیل فرمان باری تعالی میں داخل ہوتا ہے:

بلاشبہ فضول خرچ شیطان کے بھائی ہیں .

رہا مسئلہ الکحل پینے کی بجائے کسی اور میں استعمال کرنا، تو بعض اوقات یہ جائز ہو گی، جبکہ اس کی مقدار بہت قلیل ہو، اور لباس اور بدن کو لگانے والی خوشوجات میں ملائی گئی ہو، کیونکہ یہ خوشبو میں تعفن پیدا ہونے سے محفوظ رکھتی ہے، اور لباس کو اس تعفن سے محفوظ رکھتی ہے، تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس کا کسی بھی حالت میں پینا جائز نہیں ہے.